ہورہا ہے اس کو واقعی سمجھتے ہیں تو آنے والے دنوں میں ٹیلیویژن کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔"

وہ آخر میں لکھتے ہیں "عبادت، انسانی اور مادّی وسائل اور مہارت کے حوالے سے یہ کام اتنا بڑا ہے کہ اس کو انجام دینا کسی کے ایک گروپ کے بس کی بات نہیں ہے۔ ہم عیسائیوں کو انفرادی طور پر اور چرچوں اور مشنوں کو اس وقت جو ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہم مشترکہ حکمتِ عملی تیار کرنے کے لیے ایک دوسرے سے تعاون کریں اور ہمیں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہوسکے اس کام کا آغاز کردیں۔"

مشرقِ وسطیٰ

مقدّس پاپائی (HOLY SEE) ڈپلومیسی سرگرم عمل ہوچکی ہے

جون کے آخری ہفتے میں ویٹیکن کے مشرقِ وسطیٰ کے لیے اقدامات امن کو ایک نئے بحران نے درہم برہم کر کے رکھ دیا۔ ان اقدامات میں وہ کل جماعتی کانفرنس بھی شامل تھی جس کا انعقاد کا دو ہفتے پہلے کیا گیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق مقدس سرزمین میں رونما ہونے والے واقعات کے بارے میں پوپ جان پال دوم اس قدر وسوسوں میں مبتلا تھے۔ کہ وہ عرب لیگ کے دو سرکردہ ارکان سے بھی ملاقات پر رضامند ہوگئے۔ لیگ کے ہائی کمیشن سے وابستہ ان دو حضرات میں ایک سعودی عرب کے وزیر خارجہ سعود الفیصل تھے اور دوسرے ان کے الجزائری ہم منصب احمد غزالی تھے۔

ان مذاکرات نے اس وقت خلافِ توقع رخ اختیار کر لیا۔ جب دونوں وزرا نے لبنان کی عرب قوم کے اس اندیشے کا ذکر کیا کہ پندرہ سالہ آویزش میں کیتھولکوں کی جاب سے حالیہ ثالثی یہ تاثر پیدا کر سکتی ہے کہ ویٹیکن بیروت کے متحارب مسیحی دھڑوں میں سے ایک دھڑے کے لیڈر، بدنام جنگی سوداگر جنرل مشعل عون کی حمایت کر رہا ہے۔ ان وزرا نے پوپ سے کہا کہ وہ ثالثی کی ان کوششوں کی تحقیق کریں۔ جنہیں بعض عیسائی دھڑے اپنے مقاصد کے لیے "آلہ کار" کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ پوپ متحارب عیسائی دھڑوں سے جنگ بند کرنے کی متعدد بار اپیلیں کر چکے ہیں۔ کیتھولک ہیرالڈ کے مطابق آخری اپیل انہوں نے 25 مئی کو کی تھی جس